اجتہاد

تعارف:

اجتہاد اسلامی شریعت کا ایک بنیادی اور پر تحرک تصور ہے۔ یہ عربی زبان کے لفظ 'جہد' سے نکلا ہے جس کے معنی ہیں سخت محنت و مشقت کرنا۔ کسی شرعی مسئلے کا حل تلاش کرنے کے لیے اپنی عقل و علم کو قرآن، حدیث اور فقہی اصولوں کے مطابق بروئے کار لانا اجتہاد کہلاتا ہے اور اجتہاد کرنے والے کو مجتہد کہتے ہیں۔ اجتہاد ایک مسلسل جاری رہنے والا عمل ہے جو بدلتے ہوئے زمانے کے تقاضوں کے مطابق شریعت کے نفاذ اور اس کے ابدی اصولوں کے تحفظ میں کلیدی کردار ادا کرتا ہے۔ یہ سماجی، سیاسی اور معاشی حالات میں اسلامی احکامات کو نئے زاویوں سے سمجھنے اور ان پر عمل درآمد کرنے میں بھی مدد کرتا ہے۔ یہ وہ علمی و فکری عمل ہے جو نہ صرف اسلام کو جمود سے بچاتا ہے بلکہ اسے ایک پر تحرک اور جدید تقاضوں کے مطابق ڈھالنے میں بھی مددگار ثابت ہوتا ہے۔ چاہے نئے مسائل کا سامنا ہو، مختلف ثقافتوں کے ساتھ ہم آہنگی کی ضرورت ہو، یا پھر عالمگیریت کے چیلنجوں سے نمٹنا ہو، اجتہاد ہر دور میں مسلمانوں کی راہنمائی کرتا ہے اور انہیں صحیح راہ دکھاتا ہے۔

لغوی معنی:

اجتہاد کے لغوی معنی پوری پوری کوشش کرنے کے ہیں۔
ڈاکٹر سعدی ابو جیب نا شر اپنی کتاب " زبان اور اصطلاحات کی فقہی لغت" میں فرماتے ہیں کہ:

" اجتہاد کے لغوی معنی ہیں کسی کام کی انجام دہی میں تکلیف و مشقت اٹھاتے ہوئے اپنی پوری کوشش صرف کرنا۔"

گویا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اجتہاد اس کوشش کو کہتے ہیں جو کسی

کام کی تکمیل میں مشقت برداشت کرتے ہوئے کی جائے۔ اگر بغیر دقت اور تکلیف کے کوشش ہوگی تو اسے اجتہاد نہیں کہیں گے۔ مثلاً عرب یوں تو کہتے ہیں کہ فلاں نے بھاری پتھر اٹھانے کی کوشش کی لیکن یہ نہیں کہتے کہ فلاں نے رائی کا دانہ اٹھانے کی کوشش کی۔

اصطلاحی تعریف:

اصطلاح میں اجتہاد سے مراد وہ کوشش ہے جو دین سے متعلق احکام کا علم شرعی دلائل سے حاصل کرنے کے لیے کی جائے۔ یعنی دین کے سر چشموں سے احکام حاصل کرنے کی کوشش کرنا۔

علامہ آمدی اپنی مشہور کتاب "الاحکام فی اصول الاحکام" میں اجتہاد کی تعریف اس طرح کرتے ہیں:

"ارباب اصول کی اصطلاح میں لفظ 'اجتہاد' مخصوص ہے اس انتہائی کوشش کے لیے جو کسی شرعی معاملے کے بارے میں یہ گمان غالب حاصل کرنے کے لیے کی جائے کہ یہ شریعت کے مطابق ہے۔" (جلد ۴، صفحہ ۲۱۸)

اس کے علاوہ امام شاطبی "الموافقات" میں اجتہاد کی یہ تعریف کرتے ہیں:

"اجتہاد نام ہے شرعی احکام معلوم کرنے اور نئے حالات کی مطابقت میں ان سے احکام نکالنے کے لیے انتہائی کوشش کرنے کا۔" (جلد ۴، صفحہ ۸۹)

شرعی اصطلاح میں اجتہاد چونکہ اس انتہائی کوشش کو کہتے ہیں جو

کتاب و سنت کے اشارات سے کوئی حکم معلوم کرنے کے لیے کی جاتی ہے اس لیے کوشش کے باب میں پہلی چیز جس کی طرف خود لفظ اجتہاد اشارہ کر رہا ہے یہ ہے کہ کوشش سرسری یا معمولی نہیں ہونی چاہیے بلکہ پورے دل و جان سے ہونی چاہیے اور تحقیق و تلاش کے سارے وسائل جو اس طرح کے کام کے لیے مطلوب ہیں وہ سب استعمال ہونے چاہیے چاہییں۔ حضرت معاذ بن جبل ؓ والی مشہور حدیث کے یہ جملے قابل غور ہیں: "اگر کتاب و سنت سے واضح احکام میں کوئی رہنمائی نہ ملی تو میں کوشش کر کے اپنی رائے بنانے کی کوشش (اجتہاد) کروں گا اور اس کوشش میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھوں گا" یعنی یہ نہیں کروں گا کہ جو خیال ذہن میں آ جائے اس کے مطابق معاملات کا فیصلہ کر دوں بلکہ اپنے امکان کے حدود تک حق کو تلاش کروں گا۔ حضرت معاذ ؓ کے یہ الفاظ ان لوگوں کے لیے ایک تنبیہ ہیں جو قرآن و حدیث تو دور کی بات سرے سے عربی زبان سے بھی کوئی واسطہ نہیں رکھتے۔ لیکن اس کے باوجود جو خیال دل میں آ جاتا ہے اسکو ~~مجتہدانہ~~ مجتہدانہ شان کے ساتھ پیش کرنے میں ذرا شرم محسوس نہیں کرتے۔

اجتہاد کا شرعی حکم / قرآن و سنت سے اجتہاد کا ثبوت:

جمہور مسلمین کا یہ ماننا ہے کہ اجتہاد شرعی طور پر حجت ہے، اور اسکی حجیت قرآن و سنت سے ثابت ہے۔

قرآن سے دلائل:

قرآن مجید نے بھی احکام شرع پر غور کرنے اور اختلافی مسائل پر اصل کی طرف رجوع کرنے کو واجب کہا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"اے ایمان والو! حکم مانو اللہ کا اور حکم مانو رسول ؐ کا اور اولامر کا جو تم میں سے ہوں، پھر اگر جھگڑ پڑو

کسی چیز میں تو اسے "لوٹاؤ" اللہ اور رسول ﷺ کی طرف، اگر تم ایمان رکھتے ہو اللہ پر اور قیامت کے دن پر، یہ بات اچھی ہے اور بہتر ہے اس کا انجام۔" (سورۃ النساء: 59)

اس آیت میں چاروں دلیلوں کی طرف اشارہ ہے: اطیعوا اللہ سے مراد "قرآن" ہے، اطیعوا الرسول سے مراد "سنت" ہے اور اولی الامر سے مراد "علماء و فقہا" ہیں، ان میں اگر اختلاف و تنازع نہ ہو بلکہ اتفاق ہو جائے تو اسے "اجماع" کہتے ہیں (یعنی اجماع کو بھی مانو)۔ اور اگر ان علماء و فقہاء میں اختلاف ہو تو ایک مجتہد عالم کا اپنی رائے سے اجتہاد کرتے ہوئے اس نزاعی امر واضح اختلافی مسئلے کا قرآن و سنت کی طرف "لوٹانا" اور استنباط کرنا جائز (اجتہاد) ہے۔

اسی طرح ایک اور جگہ پر اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

"اور جو لوگ علم رکھتے ہیں ان سے پوچھو اگر تم جانتے نہیں ہو۔"
(سورہ نحل: 43)

اس آیت میں اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو حکم دیتا ہے کہ اگر وہ کسی دینی مسئلے میں علم نہیں رکھتے تو اہل علم سے پوچھیں۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اجتہاد کرنا اور اہل علم کی رائے پر عمل کرنا جائز ہے۔

صدر الافاضل الامینی "قرآن مجید سے اجتہاد کا ثبوت" میں لکھتے ہیں:

"مسجد حرام میں دوری کی صورت میں جبکہ وہ منظر کے سامنے نہ ہو اسکی طرف رخ اجتہاد (ظن و تخمین) ہی کی بنا پر

ہوتا ہے۔ نماز جیسی اہم عبادت میں جب یہ حکم مسلّم ہے تو زندگی و معاشرے کے دیگر مسائل میں بدرجہ اولیٰ ہوگا۔"

اس سلسلے میں مولانا تقی امینی اس آیت سے استدلال کرتے ہیں:

"اور جس جگہ بھی آپ نکلیں اپنا منہ مسجد حرام کی طرف کر لیجئے اور جہاں بھی تم رہو اپنا منہ مسجد حرام کی طرف کیا کرو۔"
(البقرہ: 150)

سنت سے دلائل:

قرآن کے علاوہ آپ ﷺ کے اقوال اور افعال سے بھی اجتہاد کا ثبوت ملتا ہے۔ اس حوالے سے حضور اکرم ﷺ کی ایک مشہور حدیث عموماً اجتہاد کا ثبوت سمجھی جاتی ہے۔ یہ حدیث ریاستی معاملات کو چلانے کے لیے انسانی عقل و فہم کے استعمال پر دلالت کرتی ہے۔

"جب حضور اکرم ﷺ نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو یمن کا حاکم بنا کر بھیجنے کا ارادہ کیا تو فرمایا کہ تم کس طرح فیصلہ کرو گے جب تمہارے پاس کوئی مقدمہ پیش ہو جائے انہوں نے فرمایا کہ اللہ کی کتاب سے فیصلہ کروں گا آپ ﷺ نے فرمایا اگر تم اللہ کی کتاب میں وہ فیصلہ نہ پاؤ تو فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کی سنت کے مطابق فیصلہ کروں گا حضور ﷺ نے فرمایا کہ اگر سنت رسول ﷺ میں بھی نہ پاؤ تو اور کتاب اللہ میں بھی نہ پاؤ تو انہوں کہا کہ میں اپنی رائے سے اجتہاد کروں گا اور اس میں کوئی کمی کوتاہی نہیں کروں گا، رسول اللہ ﷺ نے ان کے سینے کو تھپتھپایا اور فرمایا کہ اللہ ہی کے لیے تمام تعریفیں ہیں جس نے اللہ کے رسول کے رسول (معاذ)

کو اس چیز کی توفیق دی جس سے رسول اللہ راضی ہیں۔

(سنن ابی داؤد: جلد سوم)

اسی طرح نبی اکرم ﷺ سے بہت سی احادیث مروی ہیں جن میں اجتہاد کی اہمیت اور اسکی حجیت کو بیان کیا گیا ہے، جیسے:

"جو شخص کسی ایسی بات پر اجتہاد کرتا ہے جس میں وہ صحیح ہوتا ہے تو اسے دو اجر ملیں گے، اور جو غلط اجتہاد کرتا ہے اسے ایک اجر ملے گا۔" (صحیح بخاری)

"جو شخص علم کی تلاش میں نکلتا ہے تو وہ اللہ کی رضا کے طلبگار ہوتا ہے۔" (ترمذی)

مزید برآں رسول اللہ ﷺ جن صحابہ کو دور دراز کے علاقوں میں ذمہ دار بنا کر بھیجتے تھے انھیں کتاب و سنت میں کسی معاملے کے بارے میں حکم نہ پانے کی صورت میں اجتہاد کرنے کی ہدایت فرمایا کرتے تھے۔ ہماری تہذیبی تاریخ سے بھی ظاہر ہوتا ہے کہ شریعت سے متعلق اجتہاد سرکاری و اجتماعی انداز میں شروع ہوا اور وہ اسطرح کہ مملکت کا سربراہ اہل علم و اہل فقہ میں سے ممتاز لوگوں کو چن لیتا تھا۔ تو جب کسی معاملہ میں غور و خوض کے بعد یہ لوگ کسی فیصلہ تک پہنچتے تھے تو اس پر حکومت اور امت عمل کرنے لگ جاتی۔ آج دنیا کے زیادہ ممالک اپنے سیاسی نظام کی بنیاد اسی اجتماعی اجتہاد یا بالفاظ دیگر شورائیت پر رکھتے ہیں۔

تعامل صحابہ: عہد رسالت کے بعد بھی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا اجتہاد پر تعامل ثابت ہے مثلاً حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کلالہ (جس کا باپ ہو اور نہ بیٹا) کی میراث کے بارے میں اجتہاد سے حکم دیا۔ (اسلام کا نظریہ اجتہاد: صفحہ ۲۱) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھی دادا کی میراث کے مسئلہ پر اجتہاد سے فیصلہ دیا۔ (اسلام کا نظریہ اجتہاد: صفحہ ۲۶) خالد عرفان ڈھو

اجتہاد کی ضرورت و اہمیت:

اجتہاد کی ضرورت و اہمیت کا انکار کسی طور پر ممکن نہیں ہے۔ انسانی زندگی ارتقاء اور مسلسل تبدیلیوں سے عبارت ہے۔ قوموں اور تہذیبوں کی بقا کا راز اس امر میں پنہاں ہوتا ہے کہ وہ تبدیلیوں کے مسلسل عمل کے نتیجے میں پیدا شدہ مسائل کا حل کس طرح ڈھونڈتی ہیں۔ اگر قومیں اور تہذیبیں اس کام میں جمود اور تعطل کا شکار ہو جائیں تو وہ اپنے وجود کے خلاف دلیل قائم کرتی ہیں۔ اسلام ایک متحرک، مکمل، زندگی سے لبریز، عالمگیر، تمام شعبہ ہائے زندگی پر غالب اور تاقیامت رہنے والا دین ہے۔ اسلام حیات انسانی کے بارے میں تنگ نظری کا رویہ نہیں رکھتا، بلکہ یہ زندگی کے گوشوں کو کھلتا پھولتا دیکھنا چاہتا ہے اور زندگی کے ارتقا ترقی میں حائل رکاوٹوں کو دور کرتا ہے اور سہولت پیدا کرتا ہے۔

پروفیسر خورشید احمد اپنی کتاب "اسلامی نظام حیات" میں لکھتے ہیں:

"زندگی جن حالات و تبدیلیوں سے گزرتی ہے ان میں کوئی مرحلہ بھی مسلمان کے لیے ایسا نہیں آتا جس میں وہ اسلام سے مشورہ لینے کا محتاج نہ رہتا ہو۔ اپنی اس خصوصیت کے سبب مسلمان کے لیے یہ ممکن نہیں کہ وہ اجتہاد کے بغیر اپنی اسلامیت کو برقرار رکھ سکے۔"

اس سے بھی ظاہر ہوتا ہے کہ اسلام میں اجتہاد کی ضرورت و اہمیت بہت زیادہ ہے۔ اسی لیے آگے ہم ان دونوں کو

الگ الگ تفصیل سے دیکھتے ہیں۔

اجتہاد کی ضرورت:

جن حالات اور صورتوں میں اجتہاد کی ضرورت پڑتی ہے وہ درج ذیل ہیں۔

۱۔ حکم شرعی کی دریافت

انسانی زندگی میں پیش آنے والے بعض مسائل ایسے ہوتے ہیں جن کے بارے میں شریعت اسلامی کی نصوص سے ہم کوئی صریح حکم تلاش نہیں کر پاتے۔ ایسے نئے مسائل سے متعلق حکم شرعی کی دریافت کے لیے اجتہاد کی ضرورت پڑتی ہے۔ قرآن مجید، سنت رسول ﷺ اور اجماع امت سے ثابت شدہ صریح احکام پر عمل کرتے ہوئے بھی نئے مسائل کا حکم دریافت کیا جا سکتا ہے۔ لیکن بعض مسائل ایسے ہوتے ہیں جو ان نظائر سے مماثلت رکھتے ہیں، جن کے احکام شریعت میں منصوص ہیں۔ تو ایسی صورت میں بھی اجتہاد کی ضرورت پڑتی ہے۔

۲۔ حکم کے موقع و محل کا تعین

کسی مسئلہ کے بارے میں شریعت کا حکم اصولی اور کلی شکل میں موجود ہوتا ہے لیکن موقع محل کے تعین کے لیے اس میں اجتہاد کی ضرورت پڑتی ہے۔

۳۔ دشواری اور مشقت کو دور کرنا

بعض اوقات کسی شرعی عذر مثلاً بیماری، معاشرتی قرائن کے باعث شریعت کے حکم پر عمل کرنا مشکل ہوتا ہے اور ایسی صورت میں شرعی حکم پر عمل کرنے سے انسانی زندگی مشقت و تکلیف میں مبتلا ہو جاتی ہے اس وقت اجتہاد کی ضرورت پڑتی ہے تاکہ ایسی صورت تلاش کی جائے جس سے شریعت کے حکم پر بھی عمل ہو جائے اور انسانی زندگی سے دشواری اور

تشنگی بھی دور ہو جائے۔

۴۔ سائنسی اور طبی انکشافات

آج سائنس اور میڈیکل سائنس نے بہت ترقی کر لی ہے۔ انسان خلائی اسٹیشن تعمیر کر چکا ہے۔ چاند پر ڈیرے ڈال کر مریخ پر جانے کی تیاری کر رہا ہے۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ انسان خلا میں چکر لگا رہا ہے یا وہ چاند پر موجود ہے ایسے میں نماز کی ادائیگی کا کیا طریقہ کار ہونا چاہیے۔ ایک پائلٹ ہوائی جہاز اڑا رہا ہے وہ کیسے نماز ادا کرے، اور قبلہ کا رخ کس طرح متعین کرے، اعضا کی پیوندکاری اور خون کی تبدیلی کا مسئلہ ہے ان پر کیا فقہی نقطہ نظر ہونا چاہیے ان سب پر اجتہادی نظر ضروری ہے۔ موجودہ دور میں ٹی وی، انٹرنیٹ، سیٹلائٹ سے جو مسائل جنم لیتے ہیں اور بے حیائی پیدا ہوئی ہے اس کے متعلق اسلامی نقطہ نظر کو واضح کرنے کے لیے بھی اور تصویر، مجسمہ سازی، اخباری تصاویر کس حد تک جائز ہو سکتی ہیں ان سب پر بھی اجتہاد ضروری ہے۔

۵۔ ملکی قوانین:

پاکستان ایک اسلامی ملک ہے اس لیے ہر ایک چیز کو اسلامی ڈھانچے میں ڈالنا ضروری ہے مثلاً سود کیا ہے اس کی آج جو شکلیں رائج ہیں وہ کون سے سود کے زمرے میں آتی ہیں؟ قومی بچت کی سکیموں میں پیسہ لگانا جائز ہے یا نہیں؟ انشورنس کیا ہے؟ سٹاک ایکسچینج کا مسئلہ ہے ان پر اسلامی حوالے سے ایک رائے ہونی چاہیے تاکہ لوگ یکسوئی سے کام کر سکیں۔ اس کے لیے بھی اجتہاد ضروری ہے۔

۶۔ مستشرقین کی کوشش:

مستشرقین نے شروع ہی سے اسلام اور اسلامی تعلیمات کو ہدف بنایا ہے قرآن مجید کو محمدؐ کا کلام ظاہر کرنے کی کوشش کی

ہے، احادیث نبوی کو وقت کی پیداوار قرار دیا گیا ہے سیرت النبیؐ میں تعدد ازواج کا الزام ہے اسلامی تاریخ کو جنگ و جدل کی تاریخ قرار دیا ہے۔ عورت کی آدھی گواہی کا واویلا ہے، ان اسلام دشمن تحریکوں کا جواب کون دے گا؟ یقیناً ایک اسلامیات و عربی کا طالبعلم ہی یہ فریضہ سرانجام دے سکتا ہے۔

۷۔ مغربی تہذیب کی برتری کا جواب

آج کل مغربی تہذیب کی برتری کا ڈھنڈورا پیٹا جا رہا ہے۔ مسلمانوں کو ترقی سے عاری قوم سمجھا جاتا ہے۔ اسلام کی تعلیمات کو مسلمانوں کی پستی، بدعملی اور کمزوری کا ذمہ دار ٹھہرایا جاتا ہے۔ اسلام کو عربی، رومی، فارسی، ہندوستانی اور یہودی تہذیبوں کا مرکب قرار دیا جاتا ہے۔ ان حالات میں ضروری ہے کہ اجتہاد کا سہارا لیتے ہوئے دنیا کی تحقیق کا راستہ بتائیں اور سچ کو واضح کریں اور اسلام کو ایک بہترین نمونہ بنا کر دنیا کے سامنے رکھ دیں۔

اجتہاد کی اہمیت:

اجتہاد کی اہمیت کو مندرجہ ذیل نکات میں سمجھا جا سکتا ہے:

فقہ اسلامی کی روشنی میں اجتہاد کی عصری اہمیت:

فقہ اسلامی ایک وسیع اور جامع علم ہے جو قرآن و حدیث کے احکامات اور اصولوں کی بنیاد پر شرعی احکامات کا استخراج اور ان پر عمل کرنے کی رہنمائی فراہم کرتا ہے۔ اجتہاد فقہ اسلامی کا ایک اہم جزو ہے جس کے ذریعے مجتہدین نئے مسائل کے لیے شرعی احکامات کا استخراج کرتے ہیں۔ اجتہاد کی عصری اہمیت کو فقہ اسلامی کی روشنی میں مندرجہ ذیل نکات سے سمجھا جا سکتا ہے:

۱۔ بدلتے ہوئے زمانے کے مطابق شریعت کا نفاذ:

اسلام ایک مکمل اور جامع دین ہے جو ہر زمانے اور معاشرے کے لیے رہنمائی فراہم کرتا ہے۔ تاہم، زمانے میں کے ساتھ ساتھ معاشرے میں تبدیلیاں آتی رہتی ہیں اور نئے مسائل پیدا ہوتے رہتے ہیں۔ اجتہاد کے ذریعے مجتہدین ان نئے مسائل کے لیے شرعی احکامات کا استنباط کر سکتے ہیں جو بدلتے ہوئے زمانے کے مطابق شریعت کا نفاذ ممکن بناتا ہے۔

۲۔ فقہی اختلافات کا حل:

فقہی مسائل میں ہمیشہ سے اختلاف رہا ہے اور مختلف علماء نے مختلف مسائل پر مختلف آراء قائم کی ہیں۔ اجتہاد کے ذریعے مجتہدین ان فقہی اختلافات کا حل نکال سکتے ہیں اور امت میں اتحاد و اتفاق پیدا کر سکتے ہیں۔

۳۔ معاشرتی مسائل کا حل:

آج کا معاشرہ مختلف قسم کے مسائل سے دوچار ہے، جیسے کہ غربت، جرائم، ماحولیاتی آلودگی اور خاندانی مسائل۔ اجتہاد کے ذریعے مجتہدین ان مسائل کے حل کے لیے شرعی رہنمائی فراہم کر سکتے ہیں۔

۴۔ غیر اسلامی نظریات کا جواب:

آج دنیا میں غیر اسلامی نظریات اور افکار کا اثر بڑھ رہا ہے۔ اجتہاد کے ذریعے مجتہدین ان نظریات اور افکار کا علمی اور دینی بنیادوں پر جواب دے سکتے ہیں۔ وہ لوگوں کو ان نظریات اور افکار کے خطرات سے آگاہ کر سکتے ہیں اور انہیں اسلام کی صحیح تعلیمات سے روشناس کر سکتے ہیں۔

۵۔ عالمی سطح پر اسلام کی نمائندگی:

آج اسلام دنیا کی ایک بڑی

اور تیزی سے بڑھتی ہوئی آبادی کا مذہب ہے۔ اجتہاد کے ذریعے مجتہدین مختلف ممالک اور ثقافتوں کے مسلمانوں کے لیے شرعی رہنمائی فراہم کر سکتے ہیں اور عالمی سطح پر اسلام کی نمائندگی کر سکتے ہیں۔

۶- اسلامی علوم کا ارتقاء:

اجتہاد کے ذریعے اسلامی علوم میں اضافہ اور ترقی ہوتی ہے۔ جب مجتہدین نئے مسائل کے حل کے لیے شرعی احکامات کا استخراج کرتے ہیں تو وہ اسکے ساتھ ساتھ فقہی اصول اور ضوابط بھی وضع کرتے ہیں۔ اس سے اسلامی فقہ اور شریعت میں وسعت پیدا ہوتی ہے۔

۷- شرعی احکامات کی تفہیم:

قرآن و حدیث میں کئی احکامات ایسے ہیں جن کی تفہیم مشکل ہے۔ اجتہاد کے ذریعے مجتہدین ان احکامات کی وضاحت اور تشریح کر سکتے ہیں اور لوگوں کو ان احکامات پر عمل کرنے میں مدد کر سکتے ہیں۔

۸- اجتہاد اور اجماع میں ہم آہنگی:

اجتہاد اور اجماع دونوں ہی اسلامی شریعت کے اہم ذرائع ہیں اجتہاد کے ذریعے مجتہدین نئے مسائل کے لیے شرعی احکامات کا استخراج کرتے ہیں، جبکہ اجماع امت کے اتفاق رائے کو ظاہر کرتا ہے۔ دونوں ایک دوسرے کے تکمیل کنندہ ہیں۔ اجتہاد کے ذریعے مجتہدین اجماع کی بنیادوں کو مضبوط بناتے ہیں اور اجماع اجتہاد کو صحیح سمت میں رہنمائی کرتا ہے۔